# القدس اور فلسطین کس کا ہے ؟

﴿ شیخ الحدیث حضرت مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم ﴾

( خطبہ جمعہ ۲۸۳ : ۲۶ ر ربیع الاوّل ۱۴۴۵ھ/۱۳ر اکتوبر ۲۰۲۳ء )

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّابَعْدُ !

آپ حضرات کے علم میں ہے کہ اِس وقت فلسطین میں مسلمانوں پر بہت زیادہ مظالم ڈھائے جا رہے ہیں اور آج سے نہیں اس عمل کو تقریباً سو سال ہونے والے ہیں جبکہ یہ سارا خطہ فلسطین اور بیت المقدس کا ہمیشہ سے اور ہر اعتبار سے مسلمانوں کا خطہ ہے اور بلاشرکتِ غیر اُن کا حق ہے، تاریخی اور جغرافیائی اعتبار سے بھی اور جو عالمی قوانین ہیں ان کے اعتبار سے بھی اور دینی اور مذہبی اعتبار سے بھی یہ صرف اور صرف مسلمانوں کا ہے ! جس طرح مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ مسلمانوں کا ہے اسی طرح یہ بھی مسلمانوں کا ہے ! لیکن مسلمانوں کی دین سے دُوری اور اپنی تاریخ سے ناواقفیت نے مسلمانوں کے لیے بہت سی مشکلات اور مسائل پیدا کر دیے ہیں اس معاملہ کا حل ہونا اتنا مشکل نہیں تھا بلکہ مسلمانوں کی دین سے بے تعلقی کی وجہ سے یہ مشکل ہوگیا ! عیسائیوں کا اور یہودیوں کا نشرواشاعت کے ذرائع پر قابو ہے ان کا غلبہ تسلط ہے ان کا کنٹرول ہے اس میں وہ سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ کر دیتے ہیں اور ساری حقیقت گڈمڈ کر دیتے ہیں اور جو مسلمان دین سے دُور ہیں وہ پھر اسی میں بہہ پڑتے ہیں، بعض کہتے ہیں صحیح ہیں بعض کہتے ہیں غلط ہیں ! مطلب یہ کہ اِن میں مضبوطی اور پختگی ختم ہوگئی یا تو ان کے پیچھے چلنے لگ گئے ہیں ! یا پھر کھڑے ہیں کہ کریں تو کیا کریں ؟

**علم اور علماء بیزار :**

علماء کی بات تو سنتے نہیں ہیں منبر سے تعلق کم سے کم کر لیا ! پروفیسر، کالج، یونیورسٹی سے خود کو جوڑ لیا، ان میں اُنہیں کے آلہ کار تمہارے اُستاد ہیں ! جو پروفیسر ہے وہ بھی انہیں کا شاگرد !

جو پروفیسرنی ہے وہ بھی انہیں کی شاگرد ! جو اُستانی ہے جو اُستاد ہے وہ انہیں کے شاگرد اور وہی زہر آپ کے ذہنوں میں گھول دیتے ہیں ! !

اور آپ مسجد اور منبر سے نہیں جڑتے جو اصل درس گاہ ہے آپ کی ! جو اصل مدرسہ ہے آپ کا ! اسی کا وبال ہے یہ کہ آج ہم ذلت اور رُسوائی سے دوچار ہیں ! ؟ ہمارے پاس اس وقت بیان کرنے کا وقت تھوڑا ہوتا ہے میں مختصر آپ کو حقائق بتاؤں گا !

یہ سارا خطہ شام کا اور فلسطین کا اسلام کے آنے سے پہلے عیسائیوں کے قبضے میں تھا، عیسائیوں کے زیرِ تسلط تھا ! جب اسلام آیا اور نبی علیہ السلام تشریف لائے تو دو سپر طاقتیں تھیں دنیا میں !

ایک کو کہا جاتا تھا رُوم یہ عیسائیوں کا ملک تھا ان کا بادشاہ ہرقل تھا، بہت بڑی طاقت تھی یورپ پر اُن کا قبضہ تھا اور مصر شام وغیرہ سب ان کے پاس تھے ! !

اور یہ جو اِیران ہے یہ فَارْس جسے کہتے ہیں[1] اس کا بادشاہ کسریٰ تھا دوسری سپر طاقت یہ تھی ! ان میں آپس میں لڑائی جھگڑے چلتے تھے جیسے سپر طاقتیں لڑتی رہتی ہیں، مسلمان اور عربوں کی کوئی بڑی سیاسی قوت نہیں تھی بس ایک چھوٹی سی جگہ تک محدود تھے باقی اصل میں اُن کی چلتی تھی ! یمن کا خطہ ان اِیرانیوں کے زیرِ تسلط تھا !

### پہلا بڑا معرکہ :

جب اسلام آیا تو مسلمانوں سے رُوم کے عیسائیوں نے چھیڑ چھاڑ کی ! انہیں اندازہ ہو گیا تھا کہ نبی علیہ السلام کی قیادت میں جو ایک سیاسی ، مذہبی اور دینی انقلاب آرہا ہے یہ کہیں ہمارے لیے مسائل پیدا نہ کردے تو انہوں نے سوچا کہ اِن کو ابھی کچل دیں چنانچہ خود بنفسِ نفیس رسول اللہ ﷺ اپنی قیادت میں لشکر لے کر شام کی طرف گئے اور غزوۂ تبوک واقع ہوا آپ کی وفات سے ایک دو سال پہلے ! اور ان کے مقابلہ کے لیے خود (بجسدِ خبیث) رُومیوں کا بادشاہ سپر طاقت کا بادشاہ اِن کے مقابلے میں آیا لیکن اللہ نے ان پر ایسی دہشت طاری کی کہ وہ مقابلے پر نہیں آسکے اور مسلمان سرخرو ہو کر واپس لوٹے !

[1] ''ر'' کے سکون کے ساتھ یہ ایران کا پرانا نام ہے ۱۱؍مارچ ۱۹۳۵ء کو بدل کر ''ایران'' کر دیا گیا۔

پھر نبی علیہ السلام دنیا سے تشریف لے گئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے پھر بھی چلتے رہے ان سے سیاسی اور جہادی معاملات ! آپ کا دورِ خلافت پونے دو سال رہا صرف ! ! اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے جہاد بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا اسلام بہت بڑی سیاسی قوت بن چکا تھا فوجی قوت بھی بن گیا لیکن ان کے مقابلے کے اب بھی نہیں تھے، ان کے مقابلے میں قوت بہت تھوڑی تھی لیکن ایمان تھا الحمد للہ ایمان اور اللہ کی مدد اور نصرت ! !

## سن ۱۶ ؍ ہجری، فلسطین وشام کی فتح :

نبی علیہ السلام کو ہجرت کیے ہوئے صرف پندرہ سولہ سال ہوئے تھے اس عرصہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دور تھا حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں جہاد ہوا اور اُنہوں نے سارا خطہ فتح کر لیا پورا بیت المقدس اور فلسطین یہ سب ان رُومیوں سے چھین لیا اور انہیں پسپا کر کے شکستِ فاش دی ، پوری سپر طاقت سرنگوں ہوگئی اسلام کے آگے ! پاؤں تلے روند دیا اسلام نے سپر طاقت کو ! عیسوی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو یہ چھ سو چھتیس سن عیسوی (۶۳۶ء) تھا ! اس کے بعد چار سو سال مسلسل یہ خطہ مسلمانوں کے قبضے میں رہا، یعنی چار صدیاں !

## مسلمانوں کی پسپائی :

پھر ایسا ہوا کہ ۴۹۲ ہجری میں یعنی ایک ہزار ننانوے عیسوی (۱۰۹۹ء) میں عیسائیوں نے پھر اس پر قبضہ کر لیا ! صرف اٹھاسی (۸۸) سال عیسائی اس پر قابض رہے !

## صلاح الدین ایوبی ؒ ، قبضہ واپس :

اٹھاسی سال کے بعد پانچ سو تراسی (۵۸۳) ہجری میں جو گیارہ سو ستاسی (۱۱۸۷ء) عیسوی بنتا ہے سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے بہت بڑے جرنیل تھے اللہ نے ان کو ہمت دی انہوں نے حملہ کیا اور حملہ کر کے ان کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور بیت المقدس اور مسجد اقصیٰ کو عیسائیوں سے آزاد کرا دیا ! اس کے بعد پورے آٹھ سو سال مسلمان اس پر قابض رہے ! چار سو سال پہلے والے اور آٹھ سو سال آخر والے، کُل بارہ سو سال مسلمان بلا شرکتِ غیر اس پر قابض رہے ! !

نبی علیہ السلام کے دور سے لے کر اَب تک کا دور ساڑھے چودہ سو سال ہے اس ساڑھے چودہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا اقتدار بارہ سو سال رہا اور عیسائیوں کا اقتدار صرف اٹھاسی سال ! تو اس پر صرف اور صرف مسلمانوں کا حق ہے ! !

## زوال :

پھر آج سے سو سال پہلے مسلمانوں ہی کی اپنی بدقسمتی اپنے جھگڑوں اپنی لڑائیوں اپنے اندر منافقین اور بغاوتوں کی وجہ سے مسلمانوں کی خلافت ختم ہوگئی اور عیسائیوں کو موقع مل گیا ، برطانیہ کے جرنل ایڈمن نے ۱۹۲۴ء میں پھر برطانیہ کی قیادت میں اس پر حملہ کیا اور بیت المقدس پر قبضہ کرلیا !

## یہودی صفر :

اس سارے قصے میں یہودیوں کا تو کوئی کردار نہیں ہے اس وقت بھی دنیا کی آبادی دس ارب سے اُوپر ہے جبکہ ساری دنیا میں یہودی مشکل سے ایک کروڑ یا ڈیڑھ کروڑ بنتے ہیں ! ! ان ایک کروڑ یا ڈیڑھ کروڑ یہودیوں کو نمٹنے کے لیے اگر اَمریکہ ، برطانیہ اور منافق مسلم حکمران راستے سے ہٹ جائیں اور آزاد چھوڑ دیں تو میں رُسوخ سے کہتا ہوں کہ صرف یہ رائیونڈ اور پاجیاں کے جوان کافی ہیں پورا اِسرائیل فتح کرنے کے لیے ، اِنْ شَاءَ اللّٰہ ! ! باقی کسی ملک کی ضرورت نہیں ہے ، ہاتھوں میں صرف بندوقیں دے دو ، دستی بم دے دو اور خنجر ایک ایک دے دو پھر ایمان کی قوت سے پوری بزدل اسرائیلی فوج کو شکست دیں گے اِنْ شَاءَ اللّٰہ ! !

## یہودی یہاں کیسے آئے ؟

اب سو سال پہلے سے برطانیہ کا ناجائز قبضہ آج تک چل رہا ہے اس پر ! یہودیوں کو انہوں نے دنیا سے اکٹھے کر کے یہاں آباد کیا اس لیے کہ یہودی اتنے گندے اور شرارتی ہیں کہ فرانس جیسے گندوں نے انہیں اپنے ہاں آباد کرنے سے انکار کیا ، امریکہ جیسے گندوں نے اپنے ہاں آباد کرنے سے انکار کیا ، خود برطانیہ جیسے گندے نے اپنے ہاں آباد کرنے سے انکار کیا ، جرمنی نے انکار کیا ، بیلجیم نے

انکار کیا، پورا یورپ اِن کو پسند نہیں کرتا، روس نے نفرت کی اس نے انکار کر دیا کیونکہ سب جانتے تھے کہ جس نے انہیں رکھا یہ اُسی کو ڈستے ہیں ان کی فطرت ہے لہٰذا ہم ان کو اپنے ملکوں میں نہیں رکھیں گے ! !

## یہاں کیوں آباد کیا گیا ؟

برطانیہ نے یہ سوچ کر کہ یہ جگہ ہم نے قبضہ میں لی ہے ہماری تو ہے بھی نہیں مسلمانوں کی ہے تو یہ مسلمانوں کے لیے دردِ سر بنے رہیں تو ہمارا فائدہ ہے ! انہوں نے انہیں یہاں لاکر جمع کیا آج امریکہ اور برطانیہ کی چھتری کے نیچے یہ غنڈے بدمعاش رہ رہے ہیں اور بدمعاشی دنیا میں کر رہے ہیں ! یہ تاریخی حقائق آپ کو بتارہا ہوں میں، یہ یہودی تو بغل بچہ ہے امریکہ اور برطانیہ کا، اس کی اپنی کوئی اوقات ہی نہیں ہے ! آج یہ اپنی چھتری ہٹا دیں تو یہ پاجیاں اور رائیونڈ کے نوجوان اسے ختم کر دیں گے !

## مسلمان حکمران :

مسلمانوں کے اکثر حکمران سب بزدل اور منافق ہو چکے ہیں، اندر سے ان کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اس لیے اسرائیل آج مسئلہ بنا ہوا ہے ورنہ ہمارے اور آپ کے لیے یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے تو یہ اوّل بھی ہمارا تھا بیت المقدس آخر بھی ہمارا ہے، بیچ میں بھی یہ ہمارا تھا جیسے حرمین شریفین ہمارے لیے مقدس ہیں اور ہمارے ہیں ایسے ہی بیت المقدس بھی ہمارا ہے ! نہ عیسائیوں کا ہے نہ یہودیوں کا !

## یومِ طوفانِ اقصیٰ :

اب آج جمعیت علماء اسلام نے مطالبہ کیا ہے کہ جمعہ کے دن یومِ قدس یوم طوفانِ اقصیٰ منانا چاہیے اور حماس کی تائید کرنی چاہیے اور اس جہاد کی مدد اور تائید جس طرح بھی ممکن ہو وہ کرنی چاہیے، پیسے سے ہو، جان سے ہو، مال سے ہو، دعاؤں سے ہو اِس کی مدد کرنی چاہیے آپ اس کے لیے تیار ہیں یا نہیں ؟

## اعلانِ جہاد :

ہماری حکومت کو چاہیے کہ اس کے خلاف باقاعدہ اعلان جہاد کرے، آپ اس کی تائید کرتے ہیں ؟ سعودی عرب جہاد نہیں کرتا اس کو چھوڑ دیں دبئی مسقط نہیں کرتے امارات نہیں کرتے

بس انہیں اتنا کہیں کہ بس ہمیں راستہ دو، ہمارے ہاں سے جوان جائیں گے اور بیت المقدس فتح کر کے دکھائیں گے اِنْ شَاءَ اللّٰہ ! !

آج کا یہ دن جمعیت علماء اسلام کی طرف سے اسرائیلی جارحیت کے خلاف ''طوفانِ اقصٰی'' کی حمایت کے طور پر منایا جا رہا ہے، آپ بتلایئے پیپلز پارٹی نے مطالبہ کیا یومِ قدس منانے کا ؟ نہیں ! مسلم لیگ نے مطالبہ کیا ؟ نہیں ! پی ٹی آئی نے کیا ؟ نہیں ! ایم کیو ایم نے کیا ؟ نہیں ! تو آپ کہاں پھر رہے ہیں ؟ ؟ اس مجمع میں میرے کئی بھائی ایسے بھی ہوں گے جو اور جماعتوں سے تعلق رکھتے ہیں مگر میری بات پر ہاتھ اُٹھا رہے ہیں ! ! ؟ اگر اِن پارٹیوں میں سے کسی نے کہا کہ بیت المقدس کا ساتھ نہیں دینا تو کیا اُس وقت بھی ہاتھ اُٹھائیں گے ؟ یہ سب پارٹیاں ہمیں کفر اور گمراہی کی طرف لے کر جا رہی ہیں یہ اسلام اور مسلمانوں کے مفاد میں نہیں ہیں ! ! !

## یہودی عورتیں اور بچے :

اسلام میں یہ اصول ہے کہ عورتوں اور بچوں کو نہیں مارا جائے گا لیکن اُس عورت کو جو لڑائی میں شریک ہو یا اُن کی سیاسی قیادت کر رہی ہو سیاسی ماہر ہو معاملات سمجھتی ہو، وہ بچہ جو لڑائی میں شریک ہو رہا ہے اُن کے ساتھ، درخت پر اس کو باندھ دیا اور وہ بندوق لے کر مار رہا ہے، اُسے فوجی سمجھا جائے گا یا عام شہری سمجھا جائے گا ؟ ظاہر ہے انہیں فوجی سمجھا جائے گا ! انہیں گرفتار کیا جائے گا قتل کرنا پڑے تو قتل کیا جائے گا جو بھی شکل ہوگی ان کے شر سے بچنے کے لیے وہ اختیار کی جائے گی !

## اسرائیلی یہودی عام شہری نہیں :

آپ کے علم میں یہ بات ہونی چاہیے کہ اسرائیل کا قانون ہے کہ ہر بچہ اور بچی فوجی تربیت لے گا اور لیتا ہے اور لے رہا ہے ! وہ ہر ایک کو فوجی تربیت دے رہے ہیں، جب وہ جوان ہو جاتے ہیں تو پھر ان پر لازم ہوتا ہے کہ ڈیڑھ دو سال فوج کے ساتھ خدمات انجام دیں یہ ہر شہری پر لازم ہے ! اس کا مطلب ہے کہ اسرائیل کا ہر شہری چاہے عورت ہو یا مرد وہ فوجی ہے وہ عام شہری نہیں ہے !

**مشورہ :**

اس لیے میں یہ مشورہ دیتا ہوں فلسطینیوں کو یہ جو تم نے اعلان کیا ہے کہ عورت اور بچوں کو نہیں ماریں گے یہ تمہارا اعلان غلط ہے فقہی اصول اور اسلام کے مارشل قوانین سے ہٹ کر ہے، اس پر نظر ثانی کریں اور علماء سے رائے لیں جو بڑے بڑے مفتیانِ کرام ہیں اُن سے رائے لیں اُن کا فتویٰ اگر آئے تو پھر ٹھیک ہے پھر ہم بھی فتوے کے تابع ہیں ! ورنہ جو میں عرض کرر ہا ہوں پھر اس کے مطابق عورت مرد سب کو نشانہ بنانا چاہیے کسی کو نہیں چھوڑنا چاہیے صرف وہ عورت مرد اور بچے جو ہاتھ کھڑے کردیں اور اعلان کردیں کہ میں لڑائی میں شریک نہیں ہوں اُسے گرفتار کرلو اُسے مارنا پھر ٹھیک نہیں ہے یہ اسلام کا قانون ہے ! !

**اپنی شناخت کا واحد راستہ :**

بہرحال حالات انتہائی خطرناک ہورہے ہیں، آگے کو اور خطرناک ہوں گے ! اگر آپ نے بزدلی دکھائی تو پھر آپ کا نام ونشان کائنات سے مٹ جائے گا ! اگر اپنی شناخت باقی رکھنی چاہتے ہو تو مذہب سے جوڑلو دین سے جوڑلو اپنے کو، پیپلز پارٹی کو چھوڑ دو، مسلم لیگ کو چھوڑ دو، میری بھی دوستیاں ہیں پیپلز پارٹی والوں سے مسلم لیگ والوں سے یہ ایم کیو ایم والے بھی اور یہ پی ٹی آئی والے بھی سب دوست لیکن میں میرا مخلصانہ مشورہ ہے کہ اپنے دین ،ایمان اور آخرت کو بچاؤ انہیں چھوڑو، جمعیت علماءاسلام سے وابستہ ہوجاؤ ! ! آج جمعیت علماءاسلام کا جو القدس کے بارے میں اعلان ہے آپ سب جب اس کی تائید کرتے ہیں تو اس جماعت کا ساتھ کیوں نہیں دیتے ہر چیز میں ؟ آج سے عہد کرو سوچو ! ؟ برادریوں کے پیچھے مت چلو کہ میری برادری کس کو ووٹ ڈال رہی ہے یہ پنجاب کے برادری سسٹم نے ہمیں جہنم کے راستے پر ڈال دیا ہے ! اس کو چھوڑ دو ! آخرت میں کوئی کسی کے کام نہیں آئے گا، سب دھرا رہ جائے گا، آپ کی ذمہ داری ہے کہ آپ اپنی برادری کا رُخ بھی موڑ کر انہیں اِدھر لائیں گے کہ تم سب اِدھر آؤ جمعیت میں ! !

## قنوتِ نازلہ :

قنوتِ نازلہ ایک دعا ہے جب ایسی مصیبت آئے جس میں دشمن کی طرف سے خطرہ ہو وہ پڑھنے کا معمول بنائیں وہ خانقاہ نے طبع کرائی ہے دفتر سے لے سکتے ہیں اس کا ورقہ ،اس کو لے جا کر اگر مسجد میں امام صاحب نماز میں پڑھیں تو سب سے اچھی بات ہے ورنہ ہر نماز کے بعد گھر میں عورتیں مرد ایک مرتبہ اسے پڑھ لیں اور ہر نماز نہیں تو کسی ایک نماز کے بعد گھر میں اسے ضرور پڑھیں روزانہ ! یہ معمول آج سے شروع کریں، خانقاہ حامدیہ کی طرف سے وہ چھاپا گیا ہے !

اللہ تعالیٰ قبول فرمائے ہماری آپ کی سب کی مدد فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد عطا فرمائے اور آخرت میں رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اور ان کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

### جامعہ مدنیہ جدید کے فوری توجہ طلب ترجیحی اُمور

(۱) مسجد حامد کی تکمیل

(۲) طلباء کے لیے دارُالاقامہ (ہوسٹل) اور دَرسگاہیں

(۳) کتب خانہ اور کتابیں

(۴) پانی کی ٹنکی

ثواب جاریہ کے لیے سبقت لینے والوں کے لیے زیادہ اجر ہے۔ (ادارہ)